روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل یکم مارچ 2011ء 25ربیع الاول 1432 ہجری یکم امان 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 49

بنی نوع انسان کی ہدایت کیلئے دعا

حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں۔

’’اے خداوند کریم تمام قوموں کے مستعد دلوں کو ہدایت بخش کہ تا تیرے رسول مقبول افضل الرسل محمد مصطفی ﷺ اور تیرے کامل ومقدس کلام قرآن شریف پر ایمان لاویں اور اس کے حکموں پر چلیں۔ تا ان تمام برکتوں اور سعادتوں اور حقیقی خوشحالیوں سے متمتع ہو جاویں۔ کہ جو سچے......کو دونوں جہانوں میں ملتی ہیں اور اس جاودانی نجات اور حیات سے بہرہ ور ہوں کہ جو نہ صرف عقبیٰ میں حاصل ہوسکتی ہے۔ بلکہ سچے راستباز اسی دنیا میں اس کو پاتے ہیں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 25)

عوام الناس اور ارباب حکومت واقتدار میں امن کی فضا پیدا کرنے کے لئے تقویٰ کی ضرورت ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے امن عالم کیلئے دعا کی تحریک

دنیا دنیوی داؤ پیچ کو سب کچھ سمجھتی ہے لیکن ایک احمدی کے لئے خدا کے آگے جھکنا ہی سب کچھ ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 25 فروری 2011ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 25 فروری 2011ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج میں ایک دعا کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں جس کا تعلق آنحضرت ﷺ کو ماننے والے تمام ممالک سے ہے۔ اس وقت ان کی ہمدردی کا تقاضا ہے کہ جو بھی آنحضرتؐ کے ماننے والے کو کسی بھی قسم کے نقصان کا نشانہ بنایا جارہا ہے یا کسی ملک میں کسی بھی طرح کی بے چینی اور لاقانونیت ہے اس کے لئے ایک احمدی کو دعا کرنی چاہئے۔ جب ہم عہد بیعت میں عام خلق اللہ کیلئے ہمدردی رکھنے کا عہد کرتے ہیں تو آنحضرتؐ پر ایمان لانے والوں کیلئے تو سب سے بڑھ کر اس جذبے کی ضرورت ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ارباب اختیار جب اقتدار میں آتے ہیں تو حقوق العباد اور اپنے فرائض بھول جاتے ہیں۔ اس کی اصل وجہ تقویٰ کی کمی ہے اور اس طرح حقوق اللہ اور حقوق العباد کی پامالی کی جارہی ہوتی ہے۔ حضور انور نے موجودہ دور میں ایسے ممالک اور ان کے ارباب اختیار کی عملی حالت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سے پہلے کہ ہر ملک اس لپیٹ میں آجائے اور پھر ظلموں کی ایک طویل داستان شروع ہوجائے۔ خدا تعالیٰ حکومتوں اور عوام دونوں کو عقل دے اور تقویٰ کا راستہ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایمان رکھنے والا ہی ایمان والے پر ظلم کر رہا ہے اور برداشت بالکل نہیں ہے۔ یہ سب کچھ گزشتہ چند ہفتوں سے مصر، تیونس اور لیبیا وغیرہ میں جو ہو رہا ہے یا جو کچھ ایک لمبے عرصے سے بعض دوسرے ممالک میں ہو رہا ہے یہ سب دنیا میں بدنامی کا باعث ہے۔ یہ سب اس بھائی چارے کی نفی ہو رہی ہے جس کا انہیں حکم ہے کہ آپس میں بھائی چارہ پیدا کرو۔ فرمایا پس اس وقت مذہب کی ساکھ قائم کرنے، ملکوں میں امن پیدا کرنے، عوام الناس اور ارباب حکومت واقتدار میں امن کی فضا پیدا کرنے کیلئے تقویٰ کی ضرورت ہے جس کیلئے ضروری ہے کہ توبہ واستغفار کرتے ہوئے ہر فریق خدا تعالیٰ کے آگے جھکے' تقویٰ کے راستے کی تلاش کرے۔ تقویٰ کا حصول خدا تعالیٰ سے تعلق کے ذریعہ ہی ہونا ہے۔ فرمایا کہ مومنوں کو ایک کرنے، انصاف قائم کرنے، دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے یقیناً نظام خلافت ہی ہے جو صحیح راہنمائی کرسکتا ہے۔ حکمرانوں اور عوام کی نشاندہی اور اس پر عمل کروانے کی توجہ یقیناً خلافت کے ذریعے ہی مؤثر طور پر دلوائی جاسکتی ہے، فرمایا کہ کسی لکھنے والے نے یہ بالکل صحیح لکھا ہے لیکن جو سوچ اس کے پیچھے ہے وہ غلط ہے کہ عوام اٹھ کھڑے ہوں اور نظام خلافت کا قیام کردیں یہ بالکل غلط ہے، فرمایا کہ خلافت خدا تعالیٰ کی عنایت ہے۔ خلافت کے قیام کے لئے اللہ تعالیٰ کے رحم نے جوش مارنا تھا نہ کہ حکومتوں کے خلاف پرجوش احتجاج سے خلافت قائم ہونی تھی۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ یہ عاجز بھی اسی کام کیلئے بھیجا گیا ہے کہ تا قرآن شریف کے احکام بوضاحت بیان کردیوے۔ پھر فرمایا کہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص میرے ہاتھ سے جام پیئے گا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہرگز نہیں مرے گا۔ اب بھی یہ انعام اللہ تعالیٰ کی عطا سے ہی جاری ہوسکتا ہے اور جاری ہوا ہے، نہ کہ عوامی کوششوں اور تحریکوں سے۔ پس اس الٰہی نظام کا حصہ بن کر ایمان کی مضبوطی کا باعث بن جاؤ۔

حضور انور نے فرمایا کہ احمدی خاص طور پر دعا کی طرف متوجہ رہیں اور دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہر ملک کو ہوش مند، انصاف پسند اور خدا کا خوف رکھنے والی لیڈر شپ عطا فرمائے، جو نیکی کے نام پر تعاون کرنے والے اور تعاون چاہنے والے ہوں۔ بظاہر حالات ایسے ہیں کہ **تعاونوا علی البر والتقویٰ** کی توقع نظر نہیں آتی بلکہ ہر طرف **ظھر الفساد فی البر والبحر** کا نظارہ ہی نظر آرہا ہے۔ ان حالات میں ہم دعائیں ہی کرسکتے ہیں۔ آج احمدی ہی اس دنیا کے امن کی ضمانت ہیں۔ آج دنیا دنیاوی داؤ پیچ کو سب کچھ سمجھتی ہے لیکن احمدی جو زندہ خدا کے نشانوں کو دیکھتا ہے، خدا تعالیٰ کی ذات پر انحصار کرتا ہے۔ اس کا خوف دل میں قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے اس کے لئے خدا کے آگے جھکنا ہی سب کچھ ہے۔ پس ہمارا کام لوگوں کے لئے فکرمندی، ہمدردی کے جذبات رکھنا اور ان کے لئے دعائیں کرنا ہے اور یہ ہم کرتے چلے جائیں گے۔ فرمایا کہ میں آخر میں پھر کہتا ہوں کہ احمدی احباب حکومتوں اور لیڈروں کو بتائیں کہ اگر تم نے ہوش نہ کی، انصاف اور تقویٰ کو قائم کرنے کیلئے بھرپور کوشش نہ کی تو کوئی بعید نہیں کہ پھر ایسے خوفناک نتائج سامنے آئیں جو عوام کو مزید اندھیروں میں دھکیل دیں۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور دنیا کو عقل اور سمجھ دے کہ خدا تعالیٰ کا خوف دلوں میں پیدا کرنے والے ہوں۔ آمین

داخلہ کلاس نہم 2011ء

(ناصر ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ)

’’ناصر ہائیر سیکنڈری سکول‘ دارالیمن وسطی ربوہ میں امسال کلاس نہم میں مندرجہ ذیل گروپس میں داخلہ دستیاب ہے۔

i۔ سائنس (بیالوجی کے ساتھ) انگلش میڈیم

ii۔ سائنس (بیالوجی کے ساتھ) اردو میڈیم

iii۔ سائنس (کمپیوٹر سائنس کے ساتھ) اردو میڈیم

iv۔ آرٹس (آرٹ اینڈ ماڈل ڈرائنگ، جغرافیہ اور اکنامکس کے ساتھ) انگلش میڈیم

v۔ آرٹس (جنرل سائنس، اکنامکس اور جغرافیہ کے ساتھ بھی) اردو میڈیم

vi۔ آرٹس (جنرل سائنس، سوکس اور تاریخ پاکستان کے ساتھ) اردو میڈیم

داخلہ کے خواہشمند طلبہ سے درخواست ہے کہ مندرجہ ذیل شیڈول کے مطابق سکول سے رابطہ کریں۔

پراسپیکٹس / فارم کی دستیابی 12 تا 24 مارچ 2011ء ہوگی۔

داخلہ ٹیسٹ مورخہ 2 اپریل کو صبح 9 بجے ہوگا۔

میرٹ لسٹ مورخہ 4 اپریل بوقت 11 بجے دن آویزاں ہوگی۔

واجبات 5 تا 7 اپریل 2011ء ادا کئے جا سکتے ہیں۔

کلاسز کا آغاز مورخہ 10 اپریل 2011ء سے ہوگا۔

نوٹ: داخلہ ٹیسٹ سائنس کیلئے انگریزی، ریاضی اور جنرل سائنس جبکہ آرٹس کیلئے انگریزی اور ریاضی کے مضامین کا ہوگا۔ نصاب کلاس ہشتم کا ہوگا۔ نیز جنرل معلومات کے سوالات بھی پوچھے جاسکتے ہیں۔

(پرنسپل ناصر ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ)

مشعل راہ

جو صبر کرے گا اللہ تعالیٰ کا قرب پائے گا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 13 فروری 2004ء میں فرماتے ہیں۔

حدیثوں میں مختلف صورتوں میں اور مختلف موقعوں پر صبر کی تلقین کی گئی ہے۔اور ساتھ یہ بھی کہ اگر صبر کرو گے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا قرب پاؤ گے، میری جنتوں کے وارث ٹھہرو گے۔لیکن جب دعا کرنے کے طریقے اور سلیقے سکھائے تو یہ نہیں فرمایا کہ مجھ سے صبر مانگو بلکہ فرمایا کہ مجھ سے میرا فضل مانگو اور ہمیشہ ابتلاؤں سے بچنے کی دعا مانگو۔اس کی وضاحت اس حدیث سے ہوتی ہے۔

ترمذی میں روایت ہے حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دعا کرتے ہوئے سنا وہ کہہ رہا تھا کہ اے اللہ! میں تجھ سے تیری نعمت کی انتہا کا طلب گار ہوں۔آپؐ نے اس سے فرمایا نعمت کی انتہا سے کیا مراد ہے اس شخص نے جواب دیا میری اس سے مراد ایک دعا ہے جو میں نے کی ہوئی ہے اور جس کے ذریعے میں خیر کا امیدوار ہوں۔آپؐ نے فرمایا نعمت کی ایک انتہاء یہ ہے کہ جنت میں داخلہ نصیب ہو جائے اور آگ سے نجات عطا ہو۔اسی طرح آپؐ نے ایک اور شخص کی دعا سنی جو کہہ رہا تھا یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام تو آپؐ نے فرمایا تمہاری دعا قبول ہوگئی اب مانگ جو مانگنا ہے۔تو اس طرح اللہ کا واسطہ دے کر مانگا جا رہا ہے۔اسی طرح آپؐ نے ایک اور شخص کو سنا جو دعا کر رہا تھا۔اے میرے اللہ! میں تجھ سے صبر مانگتا ہوں آپؐ نے فرمایا تم نے اللہ تعالیٰ سے ابتلاء مانگا ہے۔(صبر مانگنے کا مطلب یہی ہے کہ ابتلا مانگا ہے) یعنی کوئی ابتلاء آئے گا تو صبر کرو گے۔خدا سے عافیت کی دعا کرو۔(ترمذی کتاب الدعوات)۔آنحضرتؐ نے فرمایا اگر مانگنا ہے تو اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا مانگا کرو۔کبھی اس طرح دعا نہ مانگو کہ میں صبر مانگتا ہوں۔

یہ تو بعض ذاتی معاملات کے بارے میں بتایا۔اب جماعتی ابتلاء ہے، مخالفین کی طرف سے جماعت پر مختلف وقتوں میں آتے رہتے ہیں۔ان میں بھی ہر احمدی کو ثابت قدم رہنے کی دعا کرتے رہنا چاہئے۔ ہمیشہ صبر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مدد مانگنی چاہئے، پاکستان میں تو یہ حالات تقریباً جب سے پاکستان بنا ہے احمدیوں کے ساتھ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ احمدیوں نے صبر اور حوصلے سے ان کو برداشت کیا ہے اور کبھی اپنے ملک سے وفا میں کمی نہیں آنے دی، یا اس وجہ سے ایک قدم بھی وفا میں پیچھے نہیں ہٹے۔اور جب بھی ملک کو ضرورت پڑی۔سب سے پہلے احمدیوں کی گردنیں کٹیں اور گردن کٹوانے کے لئے سب سے پہلے یہی آگے ہوئے۔اور آئندہ بھی ملک کو ضرورت پڑے گی تو احمدی ہی صف اول میں شمار ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔اسی طرح آج کل بنگلہ دیش میں بھی احمدیوں کے خلاف کوئی نہ کوئی فتنہ وفساد اٹھتا رہتا ہے۔چند سال پہلے .... میں بم پھٹا وہاں بھی چند احمدی شہید ہوئے اور گزشتہ سال بھی مخلص احمدی شاہ عالم صاحب کو شہید کیا گیا۔تو ایک مستقل تلوار یہاں بھی احمدیوں پر لٹکی ہوئی ہے۔لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے حوصلے اور صبر سے کام لے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر بھی اپنا فضل فرمائے۔جتنا چاہیں یہ ہم پر ظلم کرلیں اور جہاں جہاں بھی اور جس جس ملک میں ظلم کرنا چاہتے ہیں کرلیں لیکن احمدی ہر جگہ اپنے ملک کے ہمیشہ وفادار ہی ہوں گے اور جتنا دعویٰ کرنے والے یہ مخالفین ہیں اپنی وفاؤں کے ان سے زیادہ وفادار ہوں گے اور الٰہی جماعتوں سے دشمنی اور مخالفت کا سلوک ہمیشہ رہا ہے۔سب سے زیادہ تو ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سلوک ہوا اور آپؐ نے کمال صبر کا مظاہرہ کیا، طائف کا واقعہ اس کی یاد دلاتا ہے کس طرح پتھر برسائے گئے لیکن آپؐ کا سلوک اس کے بعد کیا تھا۔

(روزنامہ الفضل 20/ اپریل 2004ء)

مکرم ڈاکٹر عبدالباری ملک صاحب یو۔کے

خلافت احمدیہ۔ایک نعمت عظمیٰ

ہم احمدی انتہائی خوش قسمت ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضلوں اور رحمتوں سے خلافت کی نعمت عظمیٰ سے نوازا ہے۔خلیفہ وقت ہمارے لیے ڈھال بھی ہیں اور قرآن مجید کی آیت استخلاف کے مطابق خلافت کی برکات میں سے ایک برکت یہ ہے کہ ہماری خوف کی حالت کو اللہ تعالیٰ خلیفہ وقت کی برکت سے امن میں بدل دیتا ہے۔خلیفہ وقت ہماری روحانی راہنمائی بھی فرماتے ہیں اور دنیاوی مسائل میں بھی ہماری راہنمائی بھی فرماتے ہیں اور ہمارے لیے دعائیں بھی کرتے ہیں۔ہم جب آرام سے مزے کی نیند سو رہے ہوتے ہیں اس وقت خلیفہ وقت جاگ کر اور تڑپ تڑپ کر خدا تعالیٰ کے حضور جھک کر اور سجدہ ریز ہو کر ہمارے لیے دعائیں کر رہے ہوتے ہیں۔آج میں ایک ذاتی واقعہ تحریر کر رہا ہوں جو حال ہی میں پیش آیا۔

گزشتہ سال کے وسط میں خاکسار کے بیٹے عزیزم عطاء الہادی ملک کو جو جسمانی صحت (Physical education) کے استاد ہیں کو چند ممالک کے انٹرنیشنل (International Schools) سکولوں کی طرف سے روزگار کی آفرز ملیں۔ان میں مشرق وسطیٰ کے بعض ممالک اور سوئٹزرلینڈ شامل تھے۔ بظاہر مالی لحاظ سے اور دوسری سہولتوں کے لحاظ سے سب سے اچھی آفر مصر (قاہرہ) کے سکول کی طرف سے تھی اور بعض دوسرے سکولوں کی طرف سے۔سوئٹزرلینڈ کی آفر اتنی اچھی نہیں تھی جتنی دوسرے ممالک کی طرف سے تھی۔بیٹا لندن اپنے انٹرویو کیلئے گیا ہوا تھا۔اس نے وہاں سے خاکسار کو فون کر کے مشورہ مانگا۔خاکسار نے اس کو کہا کہ آپ لندن میں ہی چند دن اور ٹھہر جائیں خاکسار حضور انور سے ملاقات کی درخواست دیتا ہے۔ اگر منظور ہوگئی تو ہم بھی بریڈفورڈ سے لندن آ جائیں گے اور حضور انور سے ملاقات کر کے پیارے حضور سے راہنمائی لے لیں گے اور دعا کی درخواست بھی کر دیں گے۔ چنانچہ خاکسار نے لندن فون کر کے ملاقات کی درخواست دی۔ہماری خوش قسمتی تھی کہ ہمیں ملاقات کا وقت مل گیا۔

ہم گھر کے سب افراد ایک کار میں لندن وقت پر ملاقات کیلئے حاضر ہو گئے۔عزیزم ہادی بھی لندن سے ہی بیت الفضل پہنچ گئے۔جب ہم ملاقات کیلئے حضور انور کے دفتر میں داخل ہوئے تو حضور پرنور نے انتہائی شفقت اور پیار سے ہمارا استقبال کیا۔ہم تو حضور انور کا روحانی مسکراتا ہوا چہرہ دیکھ کر ہی جذبات محبت وعقیدت سے مغلوب ہو گئے۔حضور انور نے پہلے سب کا حال پوچھا اور پھر عزیزم ہادی سے فرمایا کہ تمہاری بیگم اور بچے کدھر ہیں۔ہادی نے عرض کی حضور خاکسار تو اپنے روزگار کے انٹرویو کے سلسلہ میں پہلے ہی لندن میں تھا اور میرے والدین ایک کار میں آج ہی بریڈفورڈ سے حاضر ہوئے ہیں۔حضور انور نے انٹرویو کے متعلق دریافت فرمایا۔ہادی نے ساری صورت حال بیان کر کے حضور انور سے راہنمائی اور دعا کی درخواست کی۔حضور انور نے ہر ملک کی آفر کے متعلق تفصیل سے دریافت فرمایا اور پھر فرمایا تم سوئٹزرلینڈ کی آفر قبول کرلو اور وہاں روزگار کی غرض سے چلے جاؤ۔اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔

ہم حضور انور سے دعا کی درخواست کر کے ملاقات کے کمرے سے باہر نکلے۔عزیزم ہادی نے اسی وقت وہاں سے ہی سوئٹزرلینڈ والوں کو فون کیا اور آفر قبول کر لی۔اسی وقت سوئٹزرلینڈ سکول والوں نے اس کو دو دن بعد کی ہوائی جہاز کی بکنگ بذریعہ email بھجوا دی اور چھ ہفتوں کے اندر عزیزم ہادی اور اس کی بیوی اور بچے سوئٹزرلینڈ منتقل ہو گئے اور وہاں رہائش پذیر ہو گئے۔اب ہادی اپنی جاب سے بہت خوش ہے اور سکول والوں نے اسے اور بہت سی سہولتیں بھی دے دی ہیں۔

اس کے مقابلہ میں مصر کے حالات اچانک خراب ہو گئے اور پھر برطانوی حکومت نے اپنے تمام شہریوں کو حکم دیا کہ اپنے کام چھوڑ کر فوراً مصر چھوڑ دیں۔

ہم سب اور عزیزم ہادی اور اس کی بیوی اور بچے حضور انور کے شکر گزار ہیں کہ حضور نے ہماری صحیح سمت میں راہنمائی فرمائی اور مشکل اور پریشانی کے حالات سے بچایا۔

یہ ہے خلافت احمدیہ کی برکتیں۔اور یہ ہیں خلیفہ وقت کی اطاعت کی برکتیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے حضور انور کو صحت وسلامتی والی اور بے انتہا خوشیوں اور کامیابیوں والی بہت لمبی عمر عطا فرمائے، قدم قدم پر فتوحات سے نوازے اور حضور انور کو تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔آمین

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برداشت اور عفو اور ہر خُلق کا نمونہ بے مثال تھا۔ ان نمونوں پر چلنا، ان کی طرف توجہ دینا بھی فرض ہے

اس اُسوہ پر غور کریں جو ہمارے سامنے ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا ہے

حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ والوں اور دوسرے لوگوں پر بکلی فتح پا کر اور ان کو اپنی تلوار کے نیچے دیکھ کر پھر ان کا گناہ بخش دیا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منافقوں کے ساتھ عفو و درگزر اور حسن سلوک کے غیر معمولی نمونوں کا تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 14 رجنوری 2011ء بمطابق 14 رتبلیغ 1390 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ الاعراف آیت 200 کی تلاوت کی اور فرمایا عفو اختیار کر اور معروف کا حکم دے اور جاہلوں سے کنارہ کشی اختیار کر۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس فقرے نے کہ کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن۔ یعنی آپ کی زندگی قرآنی احکام اور اخلاق کی عملی تصویر تھی، آپؐ کے اعلیٰ ترین اخلاق کے وسیع سمندر کی نشاندہی فرما دی کہ جاؤ اور اس سمندر میں سے قیمتی موتی تلاش کرو اور خلقِ عظیم کے جو موتی بھی تم تلاش کرو گے اس پر میرے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر ثبت ہوگی۔

یہ ہے وہ مقامِ خاتمیتِ نبوت جو اَلْيَوْمَ(۔) (المائدہ:4) کے خدائی ارشاد میں ہمیں نظر آتا ہے۔ پس دین کا کمال اور نعمت کا پورا ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آخری شرعی کتاب اتار کر اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات میں پورا فرما دیا۔ پس آپ سے زیادہ کون اس الٰہی کتاب کو سمجھنے والا اور اپنے رب کے منشاء کو سمجھنے والا ہو سکتا ہے؟ آپ ﷺ کی زندگی کا ہر پہلو جہاں قرآن کی عملی تصویر ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہمارے لئے اسوہ حسنہ بھی ہے۔

اس وقت میں آپ کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے ایک حسین پہلو کی چند جھلکیاں پیش کروں گا جس نے نیک فطرت لوگوں کو تو آپ کے عشق و محبت میں بڑھا دیا۔ اور منافقین کے گند سے صرف نظر کرتے ہوئے جب آپ نے یہ خُلق دکھایا کہ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ تو دنیا پر ان لوگوں کی فطرت واضح ہوگئی۔ یہ خُلق جس کے بارے میں مَیں بیان کرنا چاہتا ہوں یہ "عفو" ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

"خدا کے مقربوں کو بڑی بڑی گالیاں دی گئیں۔ بہت بری طرح ستایا گیا۔ مگر ان کو اَعْرِضْ (الاعراف: 200) کا ہی خطاب ہوا۔ خود اس انسان کامل ہمارے نبی ﷺ کو بہت بری طرح تکلیفیں دی گئیں اور گالیاں، بدزبانی اور شوخیاں کی گئیں۔ مگر اس خلق مجسم ذات نے اس کے مقابلہ میں کیا کیا؟ ان کے لئے دعا کی اور چونکہ اللہ نے وعدہ کر لیا تھا کہ جاہلوں سے اعراض کرے گا تو تیری عزت اور جان کو ہم صحیح وسلامت رکھیں گے اور یہ بازاری آدمی اس پر حملہ نہ کرسکیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضور (ﷺ) کے مخالف آپ کی عزت پر حرف نہ لا سکے اور خود ہی ذلیل و خوار ہو کر آپ کے قدموں پر گرے یا سامنے تباہ ہوئے۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء صفحہ 99)

کہنے کو تو یہ ایک عام سی بات ہے لیکن مسلسل ظلموں سے خود بھی اور اپنے صحابہ کو بھی گزرتے ہوئے دیکھنا، اور پھر جب طاقت آتی ہے تو عفو کا ایک ایسا نمونہ دکھانا جس کی مثال جب سے کہ دنیا قائم ہوئی ہے ہمیں نظر نہیں آتی، یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی خاصہ ہے۔ پھر منافقین اور غیر تربیت یافتہ لوگوں کے مقابل پر آپؐ نے تحمل اور برداشت کا اظہار فرمایا۔ یہ بھی کوئی معمولی چیز نہیں ہے۔ اگر انصاف کی نظر سے دیکھنے والا کوئی تاریخ دان ہو تو باوجود مذہبی اختلاف کے یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ آپ کی برداشت اور عفو اور ہر خلق کا نمونہ بے مثال تھا اور لکھنے والے جنہوں نے لکھا ہے بعض ہندو بھی ہیں اور بعض عیسائی بھی۔ بہرحال اس وقت میں چند واقعات بیان کرتا ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عفو کے خلق عظیم پر کچھ روشنی ڈالتے ہیں۔

پہلے میں عبداللہ بن اُبی بن سلول کے واقعات لیتا ہوں، جو رئیس المنافقین تھا۔ ظاہر میں گو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو منظور کر لیا تھا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر غلیظ حملے کرنے کا کوئی دقیقہ نہ چھوڑتا تھا۔ مدینہ میں رہتے ہوئے مسلسل یہ واقعات ہوتے رہتے تھے۔ اس کی دشمنی اصل میں تو اس لئے تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ ہجرت سے پہلے مدینہ کے لوگ اسے اپنا سردار بنانے کا سوچ رہے تھے لیکن آپؐ کی مدینہ آمد کے بعد جب آپ ﷺ کو ہر قبیلے اور مذہب کی طرف سے سربراہِ حکومت کے طور پر تسلیم کر لیا گیا تو یہ شخص ظاہر میں تو نہیں لیکن اندر سے، دل سے آپ ﷺ کے خلاف تھا اور اس کی مخالفت مزید بڑھتی گئی، اس کا کینہ اور رنجشیں مزید بڑھتی گئیں۔ ایک روایت میں آپ ﷺ کے مدینہ جانے کے بعد اور جنگِ بدر سے پہلے کا ایک واقعہ ملتا ہے جس سے عبداللہ بن اُبی بن سلول کے دل کے بغض اور کینے اور اس کے مقابلے پر آپ کے صبر کا اظہار ہوتا ہے۔ اور یہ اظہار جو دراصل عفو تھا، بہرحال روایت میں آتا ہے۔ امام زہری روایت کرتے ہیں کہ مجھے عروہ بن زبیر نے بتایا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدک کے علاقہ کی ایک چادر ڈال کر گدھے پر سوار ہوئے اور اپنے پیچھے اسامہ بن زید کو بٹھایا اور سعد بن عبادہؓ کی عیادت کے لئے بنو حارث بن خزرج میں

واقعہ بدر سے پہلے (یعنی جنگِ بدر سے پہلے) تشریف لے جا رہے تھے تو ایک ایسی مجلس کے پاس سے گزرے جس میں عبداللہ بن اُبی بن سلول بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے اس وقت اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ اس مجلس میں مسلمان بھی بیٹھے ہیں، بُت پرست بھی ہیں اور یہودی بھی بیٹھے ہیں اور اسی مجلس میں عبداللہ بن رواحہ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ جب اس مجلس پر گدھے کے پاؤں سے اٹھنے والی دھول پڑی تو عبداللہ بن اُبی بن سلول نے اپنی چادر سے ناک کو ڈھانک لیا۔ پھر کہا ہم پر مٹی نہ ڈالو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب لوگوں کو سلام کیا۔ پھر رُک گئے اور اپنی سواری سے اترے اور ان کو دعوتِ اِلی اللہ کی۔ اُن کو قرآن پڑھ کر سنایا۔ اُس پر عبداللہ بن اُبی بن سلول نے کہا اے صاحب! جو بات تم کہہ رہے ہو، وہ اچھی بات نہیں ہے اور اگر یہ حق بات بھی ہے تو ہمیں ہماری مجلس میں سنا کر تکلیف نہ دو۔ اپنے گھر میں جاؤ اور جو شخص تمہارے پاس آئے اسے قرآن پڑھ کر سنانا۔ عبداللہ بن اُبی بن سلول کی یہ باتیں سن کر حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے کہا۔ کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ ہماری مجالس میں آ کر قرآن سنایا کریں کیونکہ ہم قرآن کو سننا پسند کرتے ہیں۔ یہ سننا تھا کہ مسلمان اور مشرک اور یہود سب اُٹھ کھڑے ہوئے اور اس طرح بحث میں الجھ گئے کہ لگتا تھا کہ ایک دوسرے کے گلے پکڑ لیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو مسلسل خاموش کرواتے رہے اور وہ چُپ ہو گئے۔ جب خاموش ہو گئے تو آپؐ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور سعد بن عبادہؓ کے پاس پہنچے اور اس کو جا کر بتایا کہ ابوحباب یعنی عبداللہ بن اُبی بن سلول نے کیا کہا ہے؟ اُس نے یہ بات کی ہے۔ تو سعد بن عبادہؓ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! اس سے عفو اور درگزر کا سلوک فرمائیں۔ اُس ذات کی قسم جس نے آپ پر قرآنِ کریم جیسی عظیم کتاب نازل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس حق کو لے آیا جس کو اس نے آپ پر نازل فرمایا۔ اس سرزمین کے لوگوں نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ عبداللہ بن اُبی بن سلول کو تاج پہنا کر اپنا بادشاہ بنائیں اور اس کے دست و بازو کو مضبوط کریں۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے اُن کے اس فیصلے سے اس حق کے باعث جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عنایت فرمایا ہے انکار کر دیا تو اس سے اس کو بڑا دکھ پہنچا۔ اس وجہ سے اس نے آپ سے یہ بدسلوکی کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے عفو کا سلوک فرمایا۔

یہ اس وجہ سے نہیں فرمایا کہ سعد بن عبادہ نے بات کی تھی کہ عفو کا سلوک فرمائیں بلکہ آپؐ نے اس کو یہ بتانے کے لئے بات کی تھی کہ آج اس نے اس طرح میرے ساتھ یہ سلوک کیا ہے لیکن مَیں تو بہرحال عفو کا سلوک کرتا چلا جاؤں گا۔ آگے پھر لکھا ہے کہ آپؐ اور آپ کے صحابہ مشرکوں اور اہلِ کتاب سے درگزر کا سلوک فرماتے تھے جیسا کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم دیا تھا۔ اور وہ ان کی طرف سے ملنے والی تکالیف پر صبر کرتے تھے۔ لیکن کچھ عرصہ بعد جب عبداللہ بن اُبی بن سلول بظاہر مسلمان ہوا تو اپنی منافقانہ چالوں سے آپؐ کو تکلیف پہنچانے کی ہمیشہ کوشش کرتا رہتا تھا۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دفعہ وہ کسی غزوہ کے لئے گئے ہوئے تھے کہ مہاجرین میں سے ایک شخص نے ایک انصاری کی پشت پر ہاتھ مارا۔ اس پر اس انصاری نے باآوازِ بلند کہا کہ اے انصار! میری مدد کو آؤ اور مہاجر نے جب معاملہ بگڑتے ہوئے دیکھا تو اس نے باآوازِ بلند کہا کہ اے مہاجرو! میری مدد کو آؤ۔ یہ آوازیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن لیں۔ تو آپ نے دریافت فرمایا۔ یہ کیا زمانہ جاہلیت کی سی آوازیں بلند ہو رہی ہیں؟ اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ یا رسول اللہ! ایک مہاجر نے ایک انصاری کی پشت پر ہاتھ مار دیا تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا کرنا چھوڑ دو۔ یہ ایک بُری بات ہے۔ بہرحال پانی پینے کے اوپر یہ جھگڑا شروع ہو گیا تھا کہ مَیں پہلے پیوں گا، اُس نے کہا پہلے مَیں۔ بعد میں یہ بات عبداللہ بن اُبی بن سلول رئیس المنافقین نے سنی تو اس نے کہا مہاجرین نے ایسا کیا ہے؟ اللہ کی قسم اگر ہم مدینہ لوٹے تو مدینہ کا معزز ترین شخص مدینہ کے ذلیل ترین شخص کو نکال باہر کرے گا (نعوذ باللہ)۔

عبداللہ بن اُبی بن سلول کی یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہو گئی۔ یہ سن کر حضرت عمر کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیں کہ میں اس منافق کا سر قلم کر دوں۔ حضرت عمرؓ کی بات سن کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس سے درگزر کرو۔ کہیں لوگ یہ باتیں نہ کہنے لگ جائیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کو بھی قتل کر دیتا ہے۔

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ المنافقین۔ باب قولہ سواء علیہم استغفرت لہم ام لم تستغفر لہم۔حدیث نمبر 4905)

اس کے باوجود کہ اس کی ایسی حرکتیں تھیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنا ساتھی کہا ہے۔ کیونکہ جب تک وہ ظاہراً اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر رہا تھا۔ روایات میں یہ بھی ملتا ہے کہ آپ نے عبداللہ بن اُبی اور اس کے ساتھیوں کو بلوا کر پوچھا کہ اس طرح مشہور ہوا ہے۔ یہ کیا معاملہ ہے؟ وہ سب اس بات سے مکر گئے۔ ان میں بعض انصار تھے انہوں نے بھی سفارش کی اور کہا کہ شاید زید کو جو چھوٹے تھے، جنہوں نے یہ بتایا تھا کہ اُن کے سامنے یہ بات ہوئی ہے غلطی لگی ہو گی۔ بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو مزید کچھ نہیں پوچھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کو وحی کے ذریعے بتا دیا کہ یہ واقعہ سچ ہے تو سب دنیا کو، اُس وقت کے لوگوں کو پتہ لگ گیا کہ بہرحال یہ سچ ہے۔ قرآنِ کریم میں اس کا ذکر یوں آتا ہے کہ (۔) (المنافقون:09)

ترجمہ اس کا یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اگر ہم مدینہ کی طرف لوٹیں گے تو ضرور وہ جو سب سے زیادہ معزز ہے اسے جو سب سے زیادہ ذلیل ہے اس میں سے نکال باہر کرے گا۔ حالانکہ عزت تمام تر اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور مومنوں کی۔ لیکن منافق لوگ جانتے نہیں۔

اب اس وحی کے بعد آپؐ سے زیادہ کون جان سکتا تھا کہ عبداللہ بن اُبی ابن سلول جو ہے وہ جھوٹا اور منافق ہے۔ بلکہ آپ کی فراست پہلے سے ہی یہ علم رکھتی تھی کہ یہ منافق ہے لیکن آپ نے صرف نظر فرمایا۔ بلکہ مدینہ داخل ہونے سے پہلے جب عبداللہ بن اُبی کے بیٹے نے جو ایک مخلص مسلمان نوجوان تھا آپ کے سامنے عرض کی کہ یہ بات میں نے سنی ہے۔ اور اگر آپ ﷺ کا ارادہ ہے کہ اس کو قتل کرنا ہے تو مجھے حکم دیں کہ مَیں اپنے باپ کی گردن اڑا دوں۔ کیونکہ اگر کسی اور نے اسے قتل کیا یا سزا دی تو پھر کہیں میری زمانہ جاہلیت کی رَگ نہ پھڑک اٹھے اور مَیں اُس شخص کو قتل کر دوں جس نے میرے باپ کو قتل کیا ہو۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ کسی قسم کی کوئی سزا دینے کا مَیں ارادہ نہیں رکھتا۔ بلکہ فرمایا کہ مَیں تمہارے باپ کے ساتھ نرمی اور احسان کا معاملہ کروں گا۔ نہ صرف یہ کہ سزا نہیں دوں گا بلکہ نرمی اور احسان کا معاملہ کروں گا۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام غزوہ بنی المصطلق، طلب ابن عبداللہ بن ابی ان یتولی قتل ابیہ...... صفحہ 672 دارالکتب العلمیۃ بیروت ایڈیشن 2001)

پھر یہی سفر تھا جس میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا غلطی سے پیچھے رہ گئی تھیں۔ جب قافلہ نے اپنی جگہ سے کوچ کیا تو بعد میں ایک صحابی نے، جو قافلہ چلے جانے کے بعد میدان کا جائزہ لے رہے تھے کہ کوئی چیز رہ تو نہیں گئی، آپ کو دیکھا۔ حضرت عائشہؓ اس وقت سوئی ہوئی تھیں تو اِنَّا لِلّٰہِ پڑھا جس سے آپ کی آنکھ کھل گئی۔ آپ نے فوراً اپنے اوپر چادر اوڑھ لی۔ اُن صحابی نے اپنا اونٹ لا کر پاس بٹھا دیا اور آپ اس اونٹ پر بیٹھ گئیں۔ جب یہ لوگ قافلے سے ملے ہیں تو انہی منافقین نے حضرت عائشہؓ کے بارہ میں طرح طرح کی افواہیں پھیلانا شروع کر دیں۔ غلط قسم کے الزام (نعوذ باللہ) حضرت عائشہؓ پر لگائے گئے۔ آپ ﷺ کو یہ باتیں سن کر بڑی بے چینی تھی۔ حضرت عائشہؓ پر الزام لگانا اصل میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی نقصان پہنچانے والی بات تھی یا کوشش تھی۔ جب یہ واقعہ ہو گیا اور مدینہ پہنچ گئے تو ایک دن آپؐ نے مسجد میں تشریف لا کر تقریر فرمائی اور فرمایا جس کا ایک پہلا فقرہ یہ تھا کہ مجھے میرے اہل کے بارہ میں بہت دُکھ دیا گیا ہے۔ لیکن آپؐ نے منافقین کے ان الزامات کو برداشت کیا۔

(بخاری کتاب المغازی باب حدیث افک حدیث نمبر 4141)

اور جنہوں نے یہ الزام لگائے تھے ان کو فوری سزا نہیں دی۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے

جب حضرت عائشہؓ کی بریت کی وحی ہوئی تو تب بھی ان لوگوں کو کوئی سزا نہیں دی جن کے بارہ میں یہ پتہ تھا کہ الزامات لگا رہے ہیں بلکہ عفو سے کام لیا۔ بلکہ روایات میں آتا ہے جب عبداللہ بن اُبی فوت ہوا تو اس کے بیٹے نے (جو ایک مخلص مسلمان تھا جیسا کہ مَیں نے کہا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ آپ اپنا کرتہ مجھے عنایت فرمائیں تا کہ اس کرتے میں مَیں اپنے باپ کو دفناؤں، کفناؤں۔ آپؐ نے وہ کرتہ عطا فرمایا۔ بلکہ آپ کی شفقت اور عفو کا یہ حال تھا کہ آپ اس کے جنازہ کی نماز کے لئے بھی تشریف لائے اور جنازہ پڑھایا۔ قبر پر دعا کرائی۔ حضرت عمرؓ نے عرض کی کہ آپ کو ان تمام باتوں کا علم ہے کہ یہ منافق ہے اور منافق کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تو ستر مرتبہ بھی ان کے لئے استغفار کرے اور مغفرت طلب کرے تو ان کی مغفرت نہیں ہوگی۔

(بخاری کتاب الجنائز باب الکفن فی القمیص الذی یکف او لا یکف...... حدیث نمبر 1269)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ایک اجازت بھی دی ہوئی ہے۔ مَیں کوشش کروں گا کہ ستر مرتبہ سے زیادہ استغفار کروں یعنی کثرت سے کروں گا۔ اُس کے لئے اگر مجھے اس سے زیادہ بھی بخشش طلب کرنا پڑی تو کروں گا۔ یہ تھا آپ کا اُسوہ جو آپ نے اُن منافقین کے ساتھ بھی روا رکھا۔

یہ واقعہ تو مَیں نے بتایا کہ جس میں رئیس المنافقین کے ساتھ عفو اور بخشش کا سلوک ہے۔ اب بعض دوسری مثالیں پیش کرتا ہوں۔ مثلاً اُجڈ، غیر تربیت یافتہ بعض بدوؤں کے اخلاق ہیں جو ادب سے گری ہوئی حرکات کیا کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو نہیں پہنچانتے تھے۔ اُن پر آپ کس طرح عفو فرماتے تھے۔ اس بارہ میں ایک روایت میں آتا ہے۔

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ مَیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھا۔ آپ نے ایک موٹے حاشیہ والی چادر زیب تن کی ہوئی تھی۔ ایک بدوی نے آپ کی چادر کو اتنی زور سے کھینچا کہ اس کے حاشیہ کے نشان آپ کے کندھے پر پڑ گئے۔ پھر اس نے کہا اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے اللہ تعالیٰ کے اس مال میں سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عنایت فرمایا ہے یہ دو اونٹ دے دیں۔ آپ نے مجھے کوئی اپنا یا اپنے والد کا مال تو نہیں دینا؟ اُس کی ایسی کرخت باتیں سن کر پہلے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے پھر فرمایا: (۔) کہ مال تو اللہ ہی کا ہے اور مَیں اللہ کا بندہ ہوں۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے جو مجھے تکلیف پہنچائی ہے اس کا تم سے بدلہ لیا جائے گا۔ اُس بدوی نے کہا مجھ سے اس کا بدلہ نہیں لیا جائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم سے بدلہ کیوں نہیں لیا جائے گا؟ اُس بدوی نے کہا۔ اس لئے کہ آپ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں لیتے۔ اس کا یہ کہنا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے، تبسم فرمایا (تو نرمی کا، عفو کا جو سلوک تھا، پتہ تھا۔ اسی نے ان لوگوں میں جرأت پیدا کی تھی کہ جو دل چاہے کر دیں)۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کے مطلوبہ دو اونٹوں میں سے ایک اونٹ پر جَو اور دوسرے پر کھجوریں لاد دیں۔ اور وہ اس کو عنایت فرمائیں۔

(الشفاء لقاضی عیاض الباب الثانی فی تکمیل اللہ تعالیٰ ......الفصل و اما الحلم صفحہ 74 جزء اول دارالکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

پھر آپ نے مخالفین اسلام کے ساتھ کس طرح عفو فرمایا، کیا سلوک فرمایا ہوگا۔ اس کی چند مثالیں پیش کرتا ہوں۔

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ قریشِ مکہ کے اسّی آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ پر نمازِ فجر کے وقت اچانک جبل تنعیم سے حملہ آور ہوئے۔ اُن کا ارادہ یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیں مگر ان کو پکڑ لیا گیا۔ بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو معاف کرتے ہوئے چھوڑ دیا۔

(سنن الترمذی کتاب تفسیر القرآن باب من سورۃ الفتح حدیث نمبر 3264)

اب اس قسم کی معافی کی کوئی مثال پیش کر سکتا ہے کہ جنگی مجرم ہیں لیکن سراپا شفقت وعفو اُن کو بھی معاف فرما رہے ہیں کہ جاؤ تمہارے سے کوئی سرزنش نہیں۔ تمہیں کوئی سزا نہیں۔

پھر ایک روایت ہے۔ ہشام بن زید بن انس روایت کرتے ہیں کہ مَیں نے انس بن مالکؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک مرتبہ ایک یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اور اس نے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ کے بجائے اَلسَّامُ عَلَیْكَ یعنی تجھ پر ہلاکت وارد ہو، کہا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ تمہیں پتہ چلا ہے کہ اس نے کیا کہا تھا۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اس نے اَلسَّامُ عَلَیْكَ کہا تھا۔ صحابہ رِضْوانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے یہودی کی یہ حرکت دیکھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ کیا ہم اس کو قتل نہ کر دیں؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں۔ اسے قتل نہیں کرنا۔

(بخاری کتاب استتابۃ المرتدین باب اذا عرض الذمی اوغیرہ بسب النبی حدیث نمبر 6926)

ایک سبق یہ بھی دے دیا کہ میری شفقت صرف اپنوں پر نہیں، غیروں پر بھی ہے۔ جو مجھ پر ظلم کرنے والے ہیں ان پر بھی ہے۔ سزا صرف ایسے جرموں کی دینا ضروری ہے جن پر حدود قائم ہوتی ہیں، جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے سزا مقرر کی ہوئی ہے، جن کا قرآن کریم میں واضح حکم دیا ہے یا اللہ تعالیٰ نے جن کے بارے میں آپ کو بتایا ہے۔

پھر آپ اور آپ کے صحابہ کو ایک یہودیہ نے گوشت میں زہر ملا کر کھلانے کی کوشش کی اور اقبالِ جرم کرنے کے باوجود آپ نے اسے معاف فرما دیا۔ صحابہ کو غصہ تھا، انہوں نے پوچھا بھی کہ اس کو قتل کر دیں، آپ نے فرمایا نہیں، بالکل نہیں۔

(بخاری کتاب الھبۃ باب قبول الھدیۃ من المشرکین۔ حدیث 2617)

یہ ایک لمبی روایت ہے۔ وحشی کہتے ہیں کہ حضرت حمزہؓ کو جنگِ اُحد میں شہید کرنے کے بعد مَیں مکہ میں واپس آ گیا۔ اس نے حضرت حمزہ کو شہید کیا تھا اور یہیں اپنی زندگی کے دن گزارتا رہا، یہاں تک کہ مکہ میں ہر طرف اسلام پھیل گیا۔ پھر مَیں طائف چلا گیا۔ طائف والوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے سفیر بھیجے اور مجھے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفیروں سے انتقام نہیں لیتے۔ چنانچہ مَیں بھی طائف والوں کے سفیروں کے ساتھ ہو لیا۔ یہاں تک کہ مَیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو دریافت کیا۔ کیا تم وحشی ہو؟ مَیں نے کہا جی، مَیں وحشی ہوں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم نے ہی حمزہؓ کو قتل کیا تھا؟ وحشی کہتے ہیں کہ مَیں نے عرض کی۔ جیسے آپؐ نے سنا ہے ایسا ہی معاملہ ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میری خطائیں معاف کرتے ہوئے مجھے کہا کہ کیا تمہارے لئے ممکن ہے کہ تم میرے سامنے نہ آیا کرو؟ وحشی کہتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے بعد مَیں مدینہ سے چلا آیا۔

(بخاری کتاب المغازی باب قتل حمزۃ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ حدیث نمبر 4072)

آپؐ کے عفو کی انتہا کا اس بات سے مزید پتہ چلتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وحشی سے حضرت حمزہ کی شہادت کے بارہ میں مزید سوال کئے کہ کس طرح شہید کیا تھا اور پھر کیا کیا تھا؟ تو صحابہ کہتے ہیں کہ اس وقت آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ اپنے چچا کی یاد تازہ ہونے پر یقیناً یہ آنسو نکلے ہوں گے۔ وہ چچا جس نے ابوجہل کے مقابلہ میں آپ کا ساتھ دیا تھا اور آپ کے حق میں کھڑے ہوئے تھے لیکن حضرت حمزہ کے قاتل سے قدرت رکھنے کے باوجود آپ نے شفقت اور عفو کا سلوک فرمایا اور وحشی کو معاف فرمایا۔

(الکامل فی التاریخ لابن اثیر۔ سنۃ ثمان ذکر فتح مکۃ صفحہ 258-257 مطبوعہ بیت الافکار الدولیۃ سعودی عرب)

’’فتح مکہ کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عکرمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بن ابوجہل کے قتل کا حکم دیا تھا۔ کیونکہ یہ جنگی مجرم تھا اس لئے قتل کا حکم دیا تھا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ اور ان کا والد نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو تکلیف پہنچانے میں سب سے زیادہ شدت اختیار کرنے والے تھے۔ جب عکرمہ کو یہ خبر ملی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا حکم دے دیا ہے تو وہ یمن کی طرف بھاگ گیا۔ اس کی بیوی جو اس کی چچا زاد تھی اور حارث بن ہشام کی بیٹی تھی اسلام قبول کرنے کے بعد اس کے پیچھے پیچھے گئی۔ اس نے اسے ساحلِ سمندر پر کشتی پر سوار ہونے کا منتظر پایا۔ انتظار میں کھڑا تھا کہ کشتی آئے تو مَیں یہاں سے سوار ہو کر جاؤں۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ عکرمہؓ کو اس کی بیوی نے کشتی میں سوار پایا اور اسے اس مکالمے کے بعد واپس لے آئی کہ اے میرے چچازاد! مَیں تیرے پاس سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے، سب سے زیادہ نیک سلوک کرنے والے اور لوگوں میں سے سب سے بہتر (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس سے آئی ہوں۔ تم اپنے آپ کو برباد نہ کرو۔ مَیں نے تمہارے لئے امان طلب کر لی ہے۔ واپس آ جاؤ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں معاف کر دیں گے۔ کچھ نہیں کہا جائے گا۔ عکرمہ اپنی بیوی کے ساتھ واپس آئے اور کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! میری بیوی نے مجھے بتایا ہے کہ آپ نے مجھے امان دے دی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ درست کہتی ہے۔ آپ کو امان دی گئی ہے۔ اس بات کا سننا تھا کہ عکرمہ نے کہا۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (۔) پھر عکرمہ نے شرم کے باعث اپنا سر جھکا لیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عکرمہ! ہر وہ چیز جو میری قدرت میں ہے اگر تم اس میں سے کچھ مجھ سے مانگو تو مَیں تم کو عطا کر دوں گا۔ عکرمہؓ نے کہا۔ مجھے میری وہ تمام زیادتیاں معاف کر دیں جو مَیں آپؐ سے کرتا رہا ہوں۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا دی (۔) کہ اے اللہ! عکرمہ کو ہر وہ زیادتی جو وہ مجھ سے کرتا رہا ہے بخش دے۔ یا آپ نے فرمایا کہ اے اللہ! عکرمہ میرے بارہ میں جو بھی کہتا رہا ہے وہ اس کو بخش دے‘‘۔ کیا اس جیسی معافی کی کوئی مثال ہے؟۔

(السیرۃ الحلبیۃ لعلامہ ابوالفرج نورالدین۔ ذکر فتح مکہ شرفھا اللہ تعالیٰ جلد3 صفحہ 132 مطبوعہ بیروت 2002ء)

ایک شخص فضالہ بن عُمیر فتح مکہ کے موقع پر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم طواف کر رہے تھے تو آپ کے قریب قتل کی نیت سے آیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کے اس منصوبے کی خبر کر دی۔ آپ نے اسے دیکھ لیا، بلایا تو وہ گھبرا گیا۔ پھر آپ نے اس سے پوچھا کہ کس نیت سے آئے ہو۔ ظاہر ہے جب پکڑا گیا تو اس نے جھوٹ بولنا تھا، بہانے بنانے لگا۔ آپ مسکرائے اور پیار سے اسے اپنے پاس بلایا اور اس کے سینے پر اپنا ہاتھ رکھ دیا، بغیر کسی خوف کے کہ ہتھیار اس کے پاس ہے، کس نیت سے وہ آیا ہوا ہے۔ فضالہ کہتے ہیں کہ جب آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا تو میری تمام نفرت دور ہو گئی۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، تحطیم الاصنام صفحہ 747 دارالکتب العلمیۃ بیروت ایڈیشن 2001ء)

جس ہستی کے قتل کے ارادے سے میں نکلا تھا اس کے اس دستِ شفقت نے میرے دل میں اس کی محبت کے دریا بہا دیئے۔ پس یہ تھا میرے آقا کا اپنے دشمنوں سے سلوک۔ مجرم پکڑا جاتا ہے تو اسے بجائے سزا دینے کے محبت کے تیر سے اس طرح گھائل کرتے ہیں کہ وہ آپ کی خاطر اپنی جان تک قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ کیا کوئی اور اس شفقت اور عفو کا مقابلہ کر سکتا ہے؟

لیکن ہمیں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو ہمیشہ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے اسوہ حسنہ ہے۔ پس ان نمونوں پر چلنا ان کی طرف توجہ دینا آج کے............ کا بھی فرض ہے۔ کاش کہ ان کو سمجھ آ جائے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جن بھی دو معاملات میں سے ایک کو اختیار کرنے کی اجازت دی گئی، آپؐ نے اُن میں سے آسان ترین کو اختیار فرمایا سوائے اس کے کہ اسے اختیار کرنا گناہ ہوتا۔ اور اگر اسے اختیار کرنا گناہ ہوتا تو آپ اس سے لوگوں میں سے سب سے زیادہ دور بھاگنے والے ہوتے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کے لئے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا سوائے اس کے کہ کوئی اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود میں ناجائز طریق سے داخل ہوتا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اللہ تعالیٰ کی خاطر سزا دیتے۔

(بخاری کتاب المناقب باب صفۃ النبیؐ حدیث نمبر 3560)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارہ میں روایت ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ دورانِ گفتگو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے والدین آپ پر قربان جائیں۔ حضرت نوح نے اپنی قوم کے خلاف بددعا کی تھی اور یہ دعا کی تھی کہ (۔) (نوح:27)۔ اے میرے ربّ! کافروں میں سے کسی کو زمین پر بستا ہوا نہ رہنے دے۔

یا رسول اللہ! اگر آپ حضرت نوح کی طرح ہمارے لئے بددعا کرتے تو ہم سب کے سب تباہ ہو جاتے۔ آپ کی کمر کو لتاڑا گیا۔ آپ کے چہرے کو خون آلود کیا گیا۔ آپ کے سامنے کے دانت توڑے گئے مگر آپ نے صرف خیر کی بات ہی کی اور آپ نے یہ دعا کی کہ (۔) اے اللہ میری قوم کو بخش دے، ان کو معلوم نہیں کہ یہ کیا کر رہے ہیں۔

(الشفاء لقاضی عیاض الباب الثانی فی تکمیل اللہ تعالیٰ ......الفصل و اما الحلم صفحہ 73 جزء اول دارالکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

’’حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ والوں اور دوسرے لوگوں پر بکلی فتح پا کر اور ان کو اپنی تلوار کے نیچے دیکھ کر پھر ان کا گناہ بخش دیا۔ اور صرف انہیں چند لوگوں کو سزا دی جن کو سزا دینے کے لئے حضرت احدیت کی طرف سے قطعی حکم وارد ہو چکا تھا۔ اور بجز ان ازلی ملعونوں کے ہر یک دشمن کا گناہ بخش دیا اور فتح پا کر سب کو لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ (یوسف:93) کہا۔ اور اس عفو تقصیر کی وجہ سے کہ جو مخالفوں کی نظر میں ایک امر محال معلوم ہوتا تھا۔ اور اپنی شرارتوں پر نظر کرنے سے وہ اپنے تئیں اپنے مخالف کے ہاتھ میں دیکھ کر مقتول خیال کرتے تھے۔ ہزاروں انسانوں نے ایک ساعت میں دین اسلام قبول کر لیا۔‘‘

(براہین احمدیہ۔ ہر چہار حصص۔ روحانی خزائن جلد1 صفحہ 287-286 بقیہ حاشیہ نمبر 11)

پس یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عفو تھا جو مخالفوں کی نظر میں بظاہر ایک بہت مشکل بات تھی۔ کبھی اس طرح کا عفو دکھایا جا سکتا ہے؟۔ لیکن جب آپؐ سے یہ حسنِ سلوک دیکھا تو اس کا نتیجہ کیا ہوا کہ اسلام قبول کر لیا۔ کاش آج (۔) بھی اس نکتہ کو سمجھ لیں تو (۔) کے پیغام کو کئی گنا ترقی دے سکتے ہیں۔ کاش کہ یہ لوگ شدت پسند گروہوں کے چنگل سے نکل کر اس اسوہ پر غور کریں جو ہمارے سامنے ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے۔ آمین

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم مرتضٰی احمد صاحب دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بڑی ہمشیرہ مکرمہ نازیہ عمران صاحبہ زوجہ مکرم عمران احمد صاحب تر گڑی ضلع گوجرانوالہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے مورخہ 29 جنوری 2011ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت نومولودہ کو تحریک وقف نو میں شامل فرماتے ہوئے عافیہ عمران نام عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم عبدالرشید صاحب آف تر گڑی کی پوتی اور مکرم عبدالمجید صاحب کارکن وقف جدید کی نواسی ہے۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت وسلامتی والی عمر دراز عطا فرمائے نیز خادمہ دین، صالحہ اور ہمیشہ ردائے خلافت سے چمٹے رہنے والی اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم شیخ ظہیر احمد انور صاحب (ر) کارکن خدام الاحمدیہ پاکستان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم شیخ مجیب احمد فاتح صاحب جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 19 فروری 2011ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام علیزہ فاتح رکھا گیا ہے۔ نومولودہ محترم عزیز اللہ زیروی صاحب جرمنی کی نواسی ہے۔ احباب سے بچی کی درازی عمر، نیک، صالح اور خادم دین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم قریشی خالد ندیم صاحب کارکن گلشن احمد نرسری ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھانجی مکرمہ آمنہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری نوید احمد ساہی صاحب ساکن شکاگو امریکہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 27 جنوری 2011ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام فاتح منیب احمد ساہی عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری نصیر اقبال ساہی صاحب آف ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کا پہلا پوتا اور مکرم چوہدری منور احمد صاحب سیالکوٹ شہر کا پہلا نواسہ ہے۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے نومولود کو صحت وسلامتی والی لمبی فعال زندگی عطا فرمائے۔ نیک، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم حکیم منور احمد عزیز صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرا نواسہ مونس احمد خان ابن مکرم افضال احمد خان صاحب شاہین ٹاؤن پشاور سردی لگنے اور سینے میں انفیکشن ہونے کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

وفاقی محتسب کا ادارہ

احتساب اسلامی نظام کا اہم حصہ ہے۔ جس کا مقصد مساوات، انصاف اور قانون کی حکمرانی قائم کرنا اور تمام شہریوں سے اچھا سلوک کرنا ہے تاکہ انتظامیہ کی زیادتیوں کے خلاف عوام کے حقوق کا تحفظ ہو سکے۔ اسلام میں اس نوع کے ادارے کے قیام کی تاریخ بہت پرانی ہے خلفائے راشدین کے عہد میں محکمہ ناظر المظالم کا ادارہ ایسا ہی ایک ادارہ تھا جو غریب اور مظلوم عوام کو انتظامیہ کے مظالم سے محفوظ رکھنے کے لئے قائم کیا گیا تھا۔

جدید عہد میں محتسب اعلیٰ کا ادارہ 1809ء سویڈن میں قائم ہوا اور یکم مارچ 1810ء کو لارس آگسٹ میزیم (Lars August Mannerheim) نے دنیا کے پہلے محتسب اعلیٰ کے عہدے کا حلف اٹھایا۔ وہ اس عہدے پر 1823ء تک فائز رہے۔

ابتداء میں اس ادارے کے قیام کا مقصد قانون نافذ کرنے والے اداروں قانون دانوں اور قید خانوں کی اصلاح احوال تک محدود تھا۔ بعد ازاں اس کے دائرہ کار میں مختلف امور کی تفتیش بھی شامل کردی گئی۔ یوں یہ ادارہ سول سروس کے ایک ادارے کی صورت اختیار کر گیا اور اور ان لوگوں سے نسبتاً دور ہو گیا جن کی خدمت کے لئے اسے تشکیل دیا گیا تھا۔

پاکستان میں وفاقی محتسب کے ادارے کے قیام کی سفارش پہلے کی جاتی رہی لیکن اسے عملی شکل جنرل محمد ضیاء الحق کے دور میں دی گئی۔ انہوں نے 24 جون 1981ء کو اپنی ایک نشری تقریر میں اس ادارے کے قیام کا اعلان کیا اور 8/ اگست 1983ء کو اسے عملی شکل دینے کے لئے صدارتی فرمان جاری کردیا۔

وفاقی محتسب کا ادارہ اپنے دائرہ عمل میں خود مختار ہے۔ انتظامیہ سے الگ ہے اور مقنّنہ اور انتظامیہ دونوں سے آزاد اور غیر جانبدار ہے۔ اس کا مقصد عوام کی شکایت کا ازالہ ہے اور اس تک ہر شخص کی بآسانی رسائی ہے۔

پاکستان کا ہر باشندہ جسے وفاقی حکومت کے کسی محکمہ، اس کے کسی افسر یا ملازم سے بدانتظامی کی شکایت ہے، وہ وفاقی محتسب سے رجوع کرسکتا ہے، وفاقی محتسب خود اپنے طور پر بھی بدانتظامی کے الزامات کی چھان بین کر سکتے ہیں۔ صدر پاکستان یا قومی اسمبلی بھی کوئی معاملہ ان کے سپرد کر سکتے ہیں۔ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ بھی کسی زیر سماعت مقدمہ کے ضمن میں ان سے رجوع کرسکتی ہے۔

جب کوئی سرکاری ملازم بدانتظامی کا مرتکب پایا جاتا ہے تو وفاقی محتسب متعلقہ حاکم مجاز سے کہتے ہیں کہ شکایت کا ازالہ کیا جائے یا متعلقہ اہل کار کے خلاف تادیبی کارروائی یا دونوں کی جائیں متعلقہ حاکم ازروئے قانون پابند ہے کہ تیس دنوں کے اندر وفاقی محتسب کو بتائے کہ ان کو ہدایت پر کیا کارروائی کی گئی ہے۔ بصورت دیگر وفاقی محتسب یہ معاملہ مناسب کارروائی کے لئے صدر پاکستان کے نوٹس میں لا سکتے ہیں۔ وفاقی محتسب کسی شکایت کنندہ کو وفاقی حکومت کے کسی محکمہ، ادارے یا اہل کار کی بدانتظامی کے نتیجے میں پہنچنے والے نقصان یا زرتلافی ادا کرنے کا حکم دے سکتے ہیں۔ اسی طرح اگر کوئی شکایت غلط ثابت ہو تو شکایت کنندہ کو متعلقہ محکمہ کو ہرجانہ ادا کرنے کا حکم دیا جا سکتا ہے۔

اب تک یہ ادارہ لاکھوں کی تعداد میں درخواستوں اور شکایت کو نمٹا چکا ہے اور انصاف فراہم کر چکا ہے۔

8/ستمبر 1988ء کو صدر پاکستان جناب غلام محمد اسحاق خان نے صوبائی حکومتوں کو بھی اپنے اپنے صوبوں میں صوبائی محتسب مقرر کرنے کی ہدایت کی اور کہا کہ چونکہ وفاقی محتسب کا دائرہ کار صوبائی معاملات تک نہیں پہنچتا اس لئے صوبائی حکومتوں کی انتظامیہ کی بدانتظامی کا شکار ہونے والوں کی دادرسی کے لئے صوبائی قوانین کے تحت صوبائی محتسب کا تقرر ضروری ہے۔

ڈیلر: سی آر سی شیٹ اور کوائل
الرحیم سٹیل
139۔ لوہا مارکیٹ
لنڈا بازار۔ لاہور
فون آفس: 042-7653853-7669818 فیکس: 042-7663786
Email:alraheemsteel@hotmail.com

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، وینیر بورڈ، لیمینیشن بورڈ، فلش ڈور، مولڈنگ، کیلئے تشریف لائیں۔
فیصل پلائی ووڈ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
فون: 042-7563101 طالب دعا: فیصل خلیل خاں
موبائل: 0300-4201198 قیصر خلیل خاں

تحقیق وتجربہ اور کامیابی کے 53 سال
ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور مؤثر دوائیں
مرض اٹھراء، اولاد نرینہ، امراض معدہ وجگر، نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔
بفضلہ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پا چکے ہیں۔
اطباء وسٹاکسٹ فہرست ادویہ طلب کریں
خورشید 1958
حکیم شیخ بشیر احمد
ایم۔اے۔ فاضل طب والجراحت
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382
ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com
مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
1954 NASIR ناصر 2011
دنیائے طب کی خدمات کے 57 سال
نوجوانوں کے امراض ونفسیاتی بیماریاں
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہوجانا
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
حکیم میاں محمد رفیع ناصر
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار۔ ربوہ
047-6211434
6212434
FAX: 6213966

کاکیشیا مدر ٹنکچر (سپیشل) (تندرستی کا خزانہ)
مردوں اور عورتوں، نوجوانوں اور بوڑھوں کیلئے اللہ کے فضل سے ایک مکمل ٹانک ہے۔ نیز وقت سے پہلے بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکنے کیلئے مفید ترین دوا ہے۔

ٹنی بر مدر ٹنکچر (سپیشل)
معدہ و پیٹ کی تمام تکالیف، تیزابیت، جلن، درد، السر بدہضمی گیس، قبض اور بھوک کی کمی کی ایک مکمل دوا ہے۔
(رعائتی قیمت پیکنگ 25ML/-130 روپے 120ML -/500 روپے)

جگر ٹانک GHP-512/GH
جگر کی جملہ تکالیف کو دور کرنے اور ہر قسم کے یرقان سے بچاؤ یا اس کے بداثرات ختم کرنے کے علاوہ جگر کی طاقت کیلئے مؤثر دوا ہے۔

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399 ,0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

سونے اور چاندی کے دلکش زیورات کا مرکز
GM
میاں غلام مصطفیٰ جیولرز
میرک ضلع اوکاڑہ 044-2003444-2689125
طالب دعا
میاں غلام صابر
0345-7513444
0300-6950025

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار برائے معلومات
9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6214414
047-6211707-0301-7972878

ربوہ میں طلوع وغروب یکم مارچ

طلوع فجر	5:10
طلوع آفتاب	6:34
زوال آفتاب	12:21
غروب آفتاب	6:08

دلہن جیولرز
قدیر احمد، حفیظ احمد
طالب دعا
Tel: 042-36684032
Mobile: 0300-4742974
Mobile: 0300-9491442
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk,
Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil
JK STEEL
6-D Madina Steel Sheet Market
Landa Bazar, Lahore
PH:0092-42-37656300-37642369
-37381738 Fax:7659996
Talb-E-Duaa: Kamal Nasir, Jamal Nasir

MJ میاں غلام رسول جیولرز
044-2689055 میرک ضلع اوکاڑہ
جماعت کے مربیان اور واقفین نو کیلئے زیورات
بغیر مزدوری اور پالش کرکے تیار کرکے دیئے جائیں گے
طالب دعا: میاں غلام الرحمٰن
0334-4552254-0345-4552254
میاں عبدالمنان
0346-7434015

البشیرز
اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم پتوکی 049-4423173 -047-6214510

محبت سب کیلئے ☆ نفرت کسی سے نہیں
مدراسی، اٹالین، سنگاپوری اور ڈائمنڈ کی جدید اور
فینسی ورائٹی کیلئے تشریف لائیں۔
الفضل جیولرز
صرافہ بازار سیالکوٹ
طالب دعا: عبدالستار۔ عمیر ستار
فون شوروم: 052-4592316 فون رہائش: 052-4292793
موبائل: 0300-9613255-6179077
Email:alfazal@skt.comset.net.pk

UNIVERSAL ENTERPRISES
174 Loha Market
Landa Bazar Lahore
Dealers of Pakistan Steel Mills & Importers
Deals in all kind of products HR, CR, GP coils & Sheets
Talb-e-Dua: Mian Zahid Iqbal
S/O Mian Mubarik Ali (Late)
Tell: +92-42-37379311,
universalenterprises1@hotmail.com
Cell: 0300-4005633, 0300-4906400

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
(بالمقابل ایوان محمود ربوہ)
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
☆ ویزہ پروٹیکٹر، ٹریول انشورنس، ہوٹل بکنگ کی سہولت
☆ وزٹ ویزہ اور ایمگرینٹ ویزہ کی معلومات اور فارم پُر کروانے کی سہولت
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

بلڈنگ کنسٹرکشن
خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ
سٹینڈرڈ بلڈرز کی ماہر اور تجربہ کار ٹیم کی زیر نگرانی لاہور
میں اپنے گھر/ پلازہ/ ملٹی سٹوری بلڈنگ کی تعمیر لیبر ریٹ
بمعہ میٹریل مناسب ریٹ پر کرائیں۔
رابطہ:۔ کرنل (ر) منصور احمد طارق، چوہدری نصراللہ خان
0300-4155689, 0300-8420143
سٹینڈرڈ بلڈرز ڈیفنس لاہور
042-35821426,35803602,35923961

خوشخبری
مکمل ڈش مع ریسیور
-/4000 روپے میں لگوائیں
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، مائیکروویو اون، کوکنگ رینج،
ٹیلیویژن، ایئر کولر اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔
سپلٹ A/C کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے نیز یو پی ایس UPS اور جنریٹر بھی دستیاب ہیں
فخر الیکٹرونکس
FAKHAR ELECTRONICS
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
PH:042-7223347,7239347,7354873
Mob:0300-4292348,0300-9403614

داؤد آٹوز
DASCO BEST QUALITY PARTS
ڈیلر: سوزوکی، پک اَپ وین، آلٹو، F.X، جیپ، کلٹس
خیبر، جاپان، جینئن جاپان چائنہ اینڈ لوکل سپیئر پارٹس
طالب دعا ۔ داؤد احمد، محمد عباس احمد
۔ محمود احمد، ناصر الیاس
13-KA بادامی باغ لاہور آٹو سنٹر
فون شوروم: 042-37700448
042-37725205

پاکستان الیکٹرونکس
تمام کمپنی کی LCD/LEDTV 19" 22" 24" 26" 32" 40" 42" 46" 55" ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں
امپورٹڈ کچن ھوب اور کچن ہڈ کی مکمل ورائٹی اس کے علاوہ سپلٹ اے سی فریج فریزر، واشنگ مشین مائیکروویو اون،
نیز انسٹنٹ گیزر، 6 لیٹر، 8 لیٹر، 10 لیٹر، 12 لیٹر اور 20 لیٹر نہایت ہی کم قیمت پر دستیاب ہیں۔
جنریٹر تمام سائز پٹرول ڈیزل اور گیس میں دستیاب ہیں 1-KVA سے 5KVA
042-35124127,042-35118557 Mob:0321-4550127
26/2/c1 نزد غوثیہ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور
طالب دعا: مقصود اے ساجد

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا ½4 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا ½1 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

Dawlance Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اون،
واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز
استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ، بیکرز، یو پی ایس
سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ
انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458

Dank Communication
House of Communication
Sales & Service
Latest Security Cameras, Telephone exchange
(Pabx), Fax machines, speaker system etc.

We are at your service since 1999
Our aim is customer satisfaction
آپ دیکھ سکتے ہیں دنیا میں کہیں پر بھی کسی بھی وقت اپنے گھر، دفتر، ہسپتال، ہوٹل اور فیکٹری
کے مختلف حصوں کو ایک باکفایت جدید سیکیورٹی سسٹم کے ذریعے یعنی حفاظتی نقطہ نظر سے مکمل
سکون، ادارے کی کارکردگی میں خاطر خواہ اضافہ اور آپ کے کلائنٹ پر ایک بہترین تاثر
مشورہ اور تخمینہ حاصل کرنے کی بلامعاوضہ خدمات کے لئے فون کریں۔
Office 1:
25-c, lower Mall,
Lahore.
Ph:042-7229552
Cell: 0321-7350193
Office 2:
75 West blue area
Islamabad
Ph:051-287776
Cell: 0333-3887638
مین آفس
King court Abdullah
Haroon Road, Saddar Karachi
Ph: 021-2768701
Cell: 0321-2778417

wallstreet
EXCHANGE COMPANY (PVT) LTD.
دُنیا بھر میں رقم بھجوائیں
Send Money all over the world
Demand Draft & T.T for Education
Medical Immigration Personal use
دُنیا بھر سے رقم منگوائیں
Receive Money from all over the world
فارن کرنسی ایکسچینج
Exchange of foreign Currency
MoneyGram International Money Transfer
INSTANT CASH GLOBAL MONEY TRANSFER
Speed Remit
CHOICE
Rabwah Branch
Shop No. 7/14 Gole Bazar, Chenab Nagar, Rabwah
Ph: 047-6213385, 6213385 Fax: 047-6213384

FD-10